السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم ''سورۃ الفاتحہ'' کی ایک مستقل آیت ہے۔ اگر یہ آیت ہے تو دوسری سورتوں یں آیات کی تعداد میں تسمیہ کو آیت شمار کیوں نہیں کیا جاتا؟ (ملاحظہ ہو حافظ صلاح الدین یوسف کی تفسیر والا قرآن احسن البیان۔ نیز تاج کمپنی کے قرآن میں ''سورۃ الفاتحہ'' میں تسمیہ کو آیت شمار نہیں کیا جاتا۔ کیوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح بات یہ ہے کہ بسم اللہ ''سورۃ فاتحہ'' کی مستقل آیت ہے۔

(سنن ابی داوٗد'' وغیرہ میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ''سورۂ فاتحہ'' کی تلاوت فرمائی۔ 'وَعَدّ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اٰیَۃً' اور بسم اللہ کو مستقل آیت شمار کیا۔ (بحوالہ الاتقان، ص: ۸۰''

اوراسی طرح ہر سورت کی بھی آیت ہے۔ ماسوائے ''سورۃ توبہ'' کے ''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(أُنۡزِلَتۡ عَلَیَّ آنِفًا سُورَۃٌ فَقَرَأَ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ...الخ ۔ 'صحیح مسلم، بَابُ حُجَّۃِ مَنۡ قَالَ: اَلۡبَسۡمَلَۃُ آیَۃٌ مِنۡ أَوَّلِ کُلِّ سُورَۃٍ سِوَی بَرَاءَۃٌ، رقم: ۴۰۰'

کہ ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ اس کی تلات کا آغاز آپ ﷺ نے بسم اللہ سے فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر سورت کی آیت ہے۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ اس کو سورتوں کی آیات کی گنتی میں شمار کیوں نہیں کیا جاتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی حیثیت سورتوں کے درمیان فصل کی بھی ہے۔ چنانچہ ''سنن ابی داوٗد'' وغیرہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت میں اس امر کی تصریح موجود ہے۔ اس بارے میں اہل تاج کمپنی کا موقف کمزور ہے۔ راجح ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ شمار میں لانا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، تلاوۃِ قرآن: صفحہ: 536

محدث فتویٰ